REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ ۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۸/۱۳ | ۴ فتح ۱۳۳۸ھش ۴ دسمبر سنہ ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۸۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل دن بھر کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت کچھ بہتر ہے

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۳ دسمبر بوقت ½۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو کچھ ضعف کی شکایت رہی رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت کچھ بہتر ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۳ دسمبر۔ کل حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو درد کی کافی تکلیف رہی۔ یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جب سردی زیادہ ہو درد بڑھ جاتی ہے۔ درد اور سوجن کا سلسلہ لمبا ہو جانے سے حضرت سیدہ موصوفہ کی طبیعت بہت گھبرائی ہوئی ہے اور وہ خاص طور پر صحابہ کرام اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

مغربی پاکستان میں انتخابات کے تمام انتظامات مکمل ہو گئے

آج بیشتر علاقوں میں کاغذات نامزدگی داخل کئے جا رہے ہیں

حیدر آباد ۳ دسمبر۔ صوبے کے الیکشن آفیسر مسٹر مسعود الحسن نے کل ایک بیان میں کہا ہے کہ بنیادی جمہوریتوں کے تحت انتخابات کرانے کے سارے انتظامات مکمل ہو گئے ہیں اور صوبے کے بعض علاقوں کے عوام ۲۶ دسمبر سے پرچیاں ڈالنا شروع کر دیں گے۔ تاکہ یونین کونسلوں، ٹاؤن کمیٹیوں اور یونین کمیٹیوں کے لئے اپنے نمائندے منتخب کر سکیں۔ مسٹر مسعود الحسن نے کہا اضلاع میں پہلے ہی انتخابی پروگرام تیار کیا جا چکا ہے۔ اور جمعرات سے اس پروگرام پر عمل شروع ہو جائے گا۔ یعنی اکثر و بیشتر علاقوں میں کاغذات نامزدگی داخل کئے جائیں گے۔ ـــ ڈاکٹر مسعود الحسن نے کہا الیکشن سے تعلق رکھنے والے افسروں کے لئے ضروری تربیت دینے کا بھی انتظام کر دیا گیا ہے تاکہ وہ آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کرا سکیں۔ آپ نے کہا میں سارے صوبہ کا دورہ کر رہا ہوں۔ تاکہ انتظامات دیکھ سکوں۔ آپ نے کہا سرکاری مشینری انتخابات کے سلسلہ میں حرکت میں آچکی ہے اور سارے امور پروگرام کے مطابق انجام پا رہے ہیں۔ صوبائی الیکشن آفیسر نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ پولنگ اسٹیشن پر امیدوار کو صرف ایک پولنگ ایجنٹ مقرر کرنے کی اجازت ہوگی اور متعلقہ پولنگ آفیسر باقاعدہ طور پر اسے ایجنٹ مقرر ہونے کا سرٹیفکیٹ دے گا۔

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی علالت

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ مطلع فرماتی ہیں کہ آپ کی طبیعت تاحال ناساز چلی آرہی ہے۔ علاوہ ازیں مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب بھی بیمار رہتے ہیں۔ نیز حضرت سیدہ موصوفہ کی والدہ صاحبہ محترمہ کی طبیعت بھی علیل ہے۔ احباب جماعت و صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں درخواست ہے کہ سب کی شفائے کامل و عاجل کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں۔

امریکی طلباء کی فرض شناسی اور غیر معمولی محنت ہر لحاظ سے قابل تعریف ہے

"بزم اردو تعلیم الاسلام کالج میں "امریکی طلبہ" کے موضوع پر ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر کا لیکچر

ربوہ ۳ دسمبر۔ کل بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے ایک خصوصی اجلاس میں جو بزم کے نائب صدر مرزا محمد الیاس صاحب متعلم فورتھ ایر کی زیر صدارت منعقد ہوا مبلغ امریکہ ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر نے امریکی نظام تعلیم پر تقریر پر روشنی ڈالتے ہوئے امریکی طلباء کی فرض شناسی غیر معمولی محنت کی عادت اور اپنے تعلیمی اخراجات کے لئے خود آمد پیدا کرنے کے قابل قدر جذبے کی بہت تعریف کی۔ آپ نے فرمایا امریکہ میں جہاں ہائی سکول کے معیار تک کلیۃً مفت تعلیم کا انتظام ہے وہاں یونیورسٹی کی تعلیم بے انتہا مہنگی ہے حتی کہ بعض متمول گھرانوں کے لوگ بھی اپنے تمام بچوں کو یونیورسٹی میں تعلیم دلانے کی استطاعت نہیں رکھتے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہاں بہت کم طلبہ یونیورسٹیوں میں داخلہ لیتے ہیں۔ یونیورسٹی لیول پر تعلیم کے انتہائی مہنگا ہونے کے باوجود وہاں یونیورسٹیوں میں طلباء کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں تمام طلباء خواہ وہ امیر گھرانے سے تعلق رکھتے ہوں یا غریب گھرانے سے محنت مزدوری کر کے اپنے تعلیمی اخراجات خود برداشت کرتے ہیں اور ان کے والدین کو اس سلسلہ میں قطعاً زیر بار نہیں ہونا پڑتا۔ نہ صرف یہ کہ طلبہ خود آمد کا کوئی نہ کوئی ذریعہ ڈھونڈ نکالتے ہیں بلکہ یونیورسٹیوں میں ایسے شعبے (باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ... سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۵۹ء

فتح اسلام کی آواز

جیساکہ ہم نے پرسوں کے اداریہ میں بتایا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دونوں قدیم وجدید طبقوں سے جدا فتح اسلام کی آواز اٹھائی۔ آپ نے ایک طرف تو قدیم طبقہ کے نئے علوم و فنون کے بائیکاٹ سے انحراف فرمایا۔ اور صاف صاف لفظوں میں بتایا ہے کہ ان نئے علوم و فنون ان کی سائنس اور فلسفہ سے ڈرنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ ہمارا فرض ہے کہ ان کی غلطیاں قرآنی علوم کے ذریعہ ظاہر کی جائیں اور ظاہر ہے کہ جب تک ہمیں ان نئے علوم کا ادراک حاصل نہ ہو ہم ان کی غلطیاں کس طرح بتا سکتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ان نئے علوم کو سیکھا جائے اور ساتھ ہی قرآن کریم کی معرفت تامہ حاصل کی جائے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف منیف آئینہ کمالات اسلام کے مقدمہ میں فرماتے ہیں:۔

"ادھر تو اندرونی طور پر یہ آفت ہے جس کا میں نے مجمل طور پر ذکر کیا ہے اور مخالف قوموں کا کیا حال بیان کیا جاوے کہ وہ اعتراضات اور شبہات سے ایسے لدے ہوئے ہیں کہ جیسے ایک درخت کسی پھل سے لدا ہوا ہوتا ہے۔ ان کے کینے ہمارے زمانہ میں اسلام کی نسبت بہت بڑھ گئے ہیں۔ اور ہر ایک نے اپنی طاقت اور استعداد کے موافق اسلام پر اعتراض کرنے شروع کئے ہیں اگر ہمارے مخالفوں میں سے کوئی شخص علم طبعی میں دخل رکھتا ہے تو وہ اسی طبعیانہ طرز سے اعتراض کرتا ہے اور یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ اسلام علم طبعی کی ثابت شدہ صداقتوں کے مخالف بیان کرتا ہے۔ اور اگر کوئی مخالف طبابت اور ڈاکٹری میں کچھ حصہ رکھتا ہے تو وہ انہیں تحقیقاتوں کو سراسر دھوکہ دہی کی راہ سے اسلام پر اعتراض کرنے کے لئے پیش کرتا ہے اور اس بات پر زور دیتا ہے کہ گویا اسلام ان تجارب مشہودہ محسوسہ کے مخالف بیان کر رہا ہے۔ جو نئی تحقیقاتوں کے ذریعہ سے کامل طور پر ثابت ہو چکے ہیں۔ اسی طرح حال کے علم ہیئت پر جس کو کچھ نظر ہے۔ وہ اسی راہ سے تعلیم اسلام پر اپنے اعتراضات وارد کر رہا ہے۔ غرض جہاں تک میں نے دریافت کیا ہے۔ تین ہزار کے قریب اعتراض اسلام اور قرآن کریم کی تعلیم اور ہمارے سید و مولیٰ آقا کی نسبت کوتہ بینوں نے کئے ہیں اور اگرچہ بظاہر ان اعتراضات کا ایک طوفان برپا ہونے سے ایک سرسری خیال سے قلق اور غم پیدا ہوتا ہے۔ مگر جب غور سے دیکھا جائے تو یہ اعتراضات اسلام کے لئے مضر نہیں ہیں۔ بلکہ اگر ہم آپ ہی غفلت نہ کریں تو اسلام کے مخفی و قائق و حقائق کے کھلنے کے لئے حکمت خداوندی نے یہ ایک ذریعہ پیدا کر دیا ہے۔ تا ان معارف جدیدہ کی روشنی سے جو اس تقریب سے غور کرنے والوں پر کھلیں گے اور کھل رہے ہیں حق کے طالب ان ہولناک تاریکیوں سے بچ جائیں جو اس زمانہ میں زنگارنگ کے پیرایوں میں ظہور پذیر ہو رہی ہیں۔ ہاں یہ اعتراضات غفلت کی حالت میں سخت خوف کی جگہ ہیں اور ایک ضلالت کا طوفان برپا کرنے والے معلوم ہوتے ہیں۔ اور مجرد اسلامی عقائد کا یاد رکھنا یا پرانی کتابوں کو دیکھنا ان سے محفوظ رہنے کے لئے کافی نہیں اور حقیقت شناس لوگ سمجھتے ہیں کہ اس زمانہ کے ان اعتراضات سے ایک بھاری ابتلا مسلمانوں کے لئے پیش آگیا ہے۔ اگر مسلمان لوگ اس بلا کو تغافل کی نظر سے دیکھیں گے۔ تو رفتہ رفتہ ان میں اور ان کی ذریت میں یہ زہرناک مادہ اثر کرے گا۔ یہاں تک کہ ہلاکت تک پہنچائے گا۔ وہ ایمان جو بُرے ارادوں اور لغزشوں پر غالب آتا ہے۔ بجز عرفان کی آمیزش کے کبھی ظہور پذیر نہیں ہو سکتا۔ پس ایسے لوگ کیونکر خطرات لغزش سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ جو قرآن کریم کی خوبیوں سے ناواقف اور بیرونی اعتراضات کے دفع کرنے سے عاجز اور کلام الٰہی کے حقائق اور معارف عالیہ سے منکر ہیں بلکہ اس زمانہ میں ان کا وہ خشک ایمان سخت معرض خطر میں ہے .... اور کسی ادنیٰ ابتلا کے عمل کے قابل نہیں ہے۔ خدائے تعالیٰ پر اسی شخص کا ایمان مستحکم ہو سکتا ہے۔ جس کا اس کی کتاب پر ایمان مستحکم ہو۔ اور اس کی کتاب پر تبھی ایمان مستحکم ہو سکتا ہے کہ جب بغیر حاجت منقولی معجزات کے کہ جو اب آنکھوں کے سامنے بھی موجود نہیں ہیں۔ خود خدا تعالیٰ کا پاک کلام اعلیٰ درجہ کا معجزہ اور معارف و حقائق کا ایک ناپیداکنار دریا نظر آوے۔ پس جو لوگ ایک مکھی کی نسبت تو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس میں بے شمار عجائبات قدرت قادر ایسے موجود ہیں۔ کہ کوئی انسان خواہ وہ کیسا ہی فلاسفر اور حکیم ہو ان کی نظیر نہیں بنا سکتا۔ اور ایک بوٹی کی نسبت ان کو یہ اعتقاد ہے کہ اگر تمام دنیا کے حکیم قیامت کے دن تک اس کے عجائبات اور خواص مخفیہ کو سوچیں تب بھی یقیناً نہیں کہہ سکتے کہ انہوں نے وہ تمام خواص دریافت کر لئے ہیں لیکن یہی لوگ مسلمان کہلا کر مسلمانوں کی ذریت کہلا کر قرآن کریم کی نسبت یہ یقین رکھتے ہیں کہ بجز موٹے الفاظ اور سرسری معنوں کے اور کوئی باریک حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتا اور کلام الٰہی کے نکات اور اسرار اور معانی کو اس حد تک ختم کر بیٹھے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بقدر ضرورت وقت و لحاظ موجودہ استعدادات کے فرمائے تھے اور یہ بھی جانتے ہیں کہ تمام فرمودہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم باستیفا ضبط میں بھی نہیں آیا اور نہ جیسا کہ چاہیئے محفوظ رہا۔ مگر باوجود ان سب باتوں کے اسرار جدیدہ قرآنیہ کے دریافت کرنے سے بکلی فارغ اور لاپرواہ ہیں"۔

"آئینہ کمالات اسلام" کا مقدمہ کے مطالعہ سے جس کا حوالہ ہم نے اوپر درج کیا ہے۔ ہر سمجھدار شخص محسوس کر سکتا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کا از سرِ نو بیڑا اٹھایا اور تمام مذاہب اور سائنس اور فلسفہ کو جو چیلنج دیا تو یہ کوئی (نعوذ باللہ) مجذوب کی بڑ نہیں تھی۔ بلکہ جیسا کہ ہمارا ایمان ہے آپ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر زمانہ موجودہ کا صحیح اندازہ لگایا اور صحیح طور پر بیماری کی تشخیص فرمائی جو اس عہد کو لگی ہوئی ہے اس بیماری کی تمام تفصیلات کی پوری پوری طرح فہم کیا اور جہاں جہاں نقص تھا ٹھیک اسی اسی جگہ انگلی رکھ کر دکھایا کہ بیماری نے کیا کیا بوقلموں صورتیں اختیار کر رکھی ہیں اور اس کی شاخیں کہاں کہاں اور کس کس حد تک پھیلی ہوئی ہیں۔ آپ نے ایک نہایت حاذق حکیم کی طرح مریض کی نس نس کو جانچا اور رگ رگ کی پڑتال فرمائی اور ہر ہر مقام کے مخصوص جراثیم پر نگاہ ڈالی۔

سچی بات تو یہ ہے کہ آئینہ کمالات کے اس مقدمہ کو پڑھ کر ہی ایک فہمیدہ انسان سمجھ جاتا ہے کہ یہ کسی معمولی انسان کا لکھا ہوا نہیں۔ بلکہ ایسے شخص کی تحریر ہے جس نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر ان تمام تفصیلات کو جانا ہے اور اب نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام دنیا کے سامنے بیماری کی صحیح تشخیص پیش کر رہا ہے۔ اور یہ مقدمہ آپ نے فروری ۱۸۹۳ء میں تحریر فرمایا تھا ایسے زمانہ میں جب کہ مسلمان اہل علم حضرات کا قدیم طبقہ نئے علوم و فنون ہی نہیں بلکہ تمام مغربی باتوں کو بغیر کسی امتیاز کے بُرا کہتا تھا اور جدید طبقہ بغیر امتیاز کے مغربی علوم و فنون کو اس طرح اپنا رہا تھا کہ اسلام ہی کی ہستی اس معرض خطر میں پڑ گئی تھی۔

ایسے زمانہ میں جیساکہ ہم نے کہا ہے آپ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر فتح اسلام کا آوازہ بلند فرمایا اور ایک طرف تو یہ سمجھایا کہ نئے علوم و فنون سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں اسلام ان پر غالب آنے والا ہے اور دوسری طرف آپ نے بتایا کہ ان علوم و فنون میں کیا خامیاں ہیں اور جو لوگ اس کے دلدادہ ہو رہے ہیں وہ کن غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں۔ الغرض آپ نے دونوں خیالات میں جو احساس کمتری کا جزو تھا اس کو دور کیا اور دونوں فریقوں کی قنوطیت کو رجائیت کی طرف لانے کی نہ صرف سعی فرمائی بلکہ کھول کھول کر ان اسباب کو بیان کیا جو ان قنوطیت اور احساس کمتری کی بنیاد تھے اور چمکتے ہوئے آفتاب کی طرح کے قرآنی دلائل ان کے سامنے رکھے۔

هر صاحب استطاعت احمدی کا فرض هے که وه خود اخبار الفضل خرید کر پڑھے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

دنیا میں پائیدار امن کے قیام کیلئے اسلام اور مغرب کے درمیان مفاہمت ازبس ضروری ہے

اس مفاہمت کا آغاز ہو چکا ہے اور اس کے خوشکن اثرات دن بدن منصۂ شہود پر آرہے ہیں

سیالکوٹ کی عظیم الشان استقبالیہ تقریب میں براعظم افریقہ اور شمالی امریکہ کے مبلغین اسلام کی تقاریر

سیالکوٹ — مورخہ ۲۹ نومبر بروز اتوار براعظم افریقہ اور شمالی امریکہ کے مبلغین اسلام کے اعزاز میں جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی طرف سے وسیع پیمانے پر جس استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا اس میں حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے مبلغین کرام نے اس امر پر زور دیا کہ آجکل کی پریشان و خستہ حال دنیا میں پائیدار امن کے قیام اور اس کے استحکام کے لیئے اسلام اور مغرب میں مفاہمت ازبس ضروری ہے۔ انہوں نے عالمی صورت حال اور اس کے زیر اثر رونما ہونے والے نئے حالات نیز مغرب میں تبلیغ اسلام کے خوشکن اثرات پر روشنی ڈالتے ہوئے واضح کیا کہ زمانے کی کروٹ کے ساتھ ساتھ اب اس مفاہمت کا آغاز ہو چکا ہے اور اسلام کے متعلق بالخصوص اہل امریکہ اور مغربی ممالک کے رویّہ میں ایک نمایاں تبدیلی آ چکی ہے۔ انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ ان حالات میں روئے زمین کے مسلمانوں کا یہ اہم فرض ہے کہ وہ اس خوشکن تبدیلی کے پیش نظر اپنا عمل و کردار ایسا بنائیں کہ اسلام کو بہترین لائحۂ عمل کے طور پر اپنانے کے سوا کوئی چارۂ کار نہ رہے۔

جیسا کہ قبل ازیں ۳ دسمبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے یہ استقبالیہ تقریب مبلغ امریکہ مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے پی۔ ایچ ڈی۔ مبلغ لائبیریا مکرم محمد اسحٰق صاحب صوفی اور غانا (مغربی افریقہ) کے مکرم عبدالوہاب بن آدم کے اعزاز میں منعقد کی گئی تھی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولوی نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم سیالکوٹ نے کی۔ بعد ازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نائب وکیل المال تحریک جدید نے درثمین میں سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی طرف سے مبلغین اسلام کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا گیا۔

افریقہ میں زبردست روحانی انقلاب

بعدہٗ سب سے پہلے غانا مغربی افریقہ کے مکرم عبدالوہاب بن آدم نے انگریزی زبان میں حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے "اسلام میرے وطن میں" کے زیر عنوان ایک نہائت برجستہ تقریر کی۔ آپ نے دنیا میں مختلف نظریات کے باہمی تصادم کی وجہ سے رونما ہونے والے حالات پر روشنی ڈالنے کے بعد اس یقین کا اظہار کیا کہ کوئی مادی نظریۂ حیات دنیا کو اس کی موجودہ مشکلات سے نجات دلانے میں کامیاب نہیں ہوگا۔ کیونکہ دنیا کی نجات اسلام کے پیش کردہ نظریۂ حیات پر عمل پیرا ہونے میں ہی مضمر ہے۔ آپ نے کہا افریقہ کا برّاعظم جس پر مغربی طاقتوں نے عرصہ دراز سے قبضہ جما رکھا تھا اب مغربی اقوام کے تسلّط سے آزادی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ رفتہ رفتہ اسلامی اثرات کو قبول کرتا جا رہا ہے۔ اور وہاں ایک نئے روحانی انقلاب کی طرح پڑ رہی ہے۔ اس کے ثبوت میں آپ نے اپنے ملک یعنے غانا میں جو ایک عیسائی ملک ہے اسلام کی روز افزوں ترقی پر نہائت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی اور بتایا کہ وہاں ہرچند کہ عیسائیت کا بہت زور ہے تاہم جماعت احمدیہ کی سالہا سال کی مسلسل اور انتھک تبلیغی اور رفاہی مساعی کے نتیجہ میں اسلام زور شور سے پھیلتا جا رہا ہے۔ یہ انہی مساعی کا نتیجہ ہے کہ اب تک وہاں نہ صرف ہزارہا افریقی باشندے اسلام قبول کر چکے ہیں۔ بلکہ اس ایک ملک کے ہی مختلف علاقوں میں تین صد کے قریب مساجد تیار ہو چکی ہیں۔ اور ایک درجن کے قریب اسلامی مدارس کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔ انہی میں سے ایک ہائر سیکنڈری سکول بھی ہے جو غانا کے شہر کماسی میں قائم ہے۔ جس میں نہ صرف مسلمان طلباء بلکہ عیسائی طلباء بھی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ آپ نے کہا یہ بہت بڑا انقلاب ہے کہ جہاں پہلے مسلمانوں کا ایک سکول بھی نہ تھا اور مسلمانوں کے طلبا عیسائی سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے پر مجبور تھے۔ اور ان میں اکثر عیسائی ہو کر ہی ان میں سے نکلتے تھے وہاں اب مسلمانوں کے ساتھ ساتھ عیسائی طلباء نے بھی اسلامی مدارس میں تعلیم حاصل کرنی شروع کر دی ہے۔ ان بے لوث اور فدایانہ مساعی کے نتیجہ میں اب وہاں اسلام کس مپرسی کی حالت میں سے نکل کر عزت اور وقار کا مقام حاصل کر رہا ہے۔ آپ نے سالٹ پانڈ کی عظیم الشان جامع مسجد کا بھی ذکر کیا جو وہاں جماعت احمدیہ نے ہزارہا پونڈ کے خرچ سے تعمیر کی ہے۔ اور جو اس ملک میں اسلام کو سربلند کرنے کا ایک نہائت مؤثر ذریعہ ثابت ہو رہی ہے۔ آخر میں آپ نے کہا ہوسکتا ہے کہ آج دنیا کے لوگ ان مساعی کو زیادہ خاطر میں نہ لائیں۔ لیکن جس رفتار سے وہاں اسلام مقبول ہوتا جا رہا ہے اور اس کے جو خوشکن آثار ظاہر ہو رہے ہیں وہ اس حقیقت کے آئینہ دار ہیں کہ ایک وقت آئے گا کہ جب دنیا ان مساعی کی اہمیت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔ اور ان مساعی کی قدر و منزلت کا بصمیم قلب اعتراف کرنے میں فخر محسوس کرے گی۔

آپ کے بعد مبلغ لائبیریا مبلغ مکرم مولوی محمد اسحٰق صاحب صوفی نے مغربی افریقہ کے دوسرے ممالک یعنے نائیجیریا سیرالیون اور لائبیریا میں اسلام کی روز افزوں ترقی پر احسن پیرائے میں روشنی ڈالی۔ اور ان سب ممالک میں مساجد کی تعمیر اسلامی مدارس اور سکولوں کے قیام انگریزی زبان میں اسلامی اخبارات کے اجراء اور ان کی مقبولیت نیز وسیع پیمانے پر اسلامی لٹریچر کی اشاعت بالخصوص مشرقی افریقہ کی مشہور ترین زبان سواحیلی اور نائیجیریا کی معروف زبان یوروبا میں قرآن مجید کے تراجم اور ان کی اشاعت سے متعلق نہائت دلچسپ اور ایمان افروز حالات بیان کئے۔ اور اس امر کے ثبوت کے طور پر کہ کس طرح ان ممالک میں جو عیسائیت کا گڑھ سمجھے جاتے تھے اب اسلام روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ خود وہاں کے نامور عیسائی مصنفین کی کتب اور امریکی جرائد کے متعدد حوالے پیش کئے۔ جس میں اس بات کو واضح الفاظ میں تسلیم کیا گیا تھا کہ اب افریقہ کے ان سب ممالک میں اسلام بڑی سرعت سے پھیل رہا ہے۔ اور وہ علاقے جنہیں یورپ کے عیسائی مشنری اپنا شکار سمجھتے تھے۔ اب اسلام کی صداقت کے قائل ہوتے جا رہے ہیں۔ آپ کے بعد اعجاز امامی نامی ایک نو عمر بچے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایک فارسی نعت نہائت درجہ خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ جسے حاضرین نے بہت پسند کیا۔

مغرب میں اسلام کا روشن مستقبل

آخر میں مبلغ امریکہ مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر نے نصف گھنٹے سے زائد عرصہ تک حاضرین سے خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے نہائت پُر اثر انداز میں اس امر پر زور دیتے ہوئے کہ دنیا میں پائیدار امن کے قیام کے لئے اسلام اور مغرب میں مفاہمت ازبس ضروری ہے واضح کیا کہ اس مفاہمت کا آغاز ہو چکا ہے اور اس کے خوشکن اثرات دن بدن منصۂ شہود پر آرہے ہیں آپنے اس امر کو واضح کرنے کے لئے پہلے عالمی صورت حال پر روشنی ڈالی اور اس ضمن میں دوسری جنگ عظیم کے نتیجہ میں رونما ہونے والے حالات روسی اشتراکیت اور مغرب کے جمہوری نظام کی باہمی کشمکش ایٹمی دور کے خطرات اور امن کے فقدان کا ذکر کرنے کے بعد مشرق بعید سے لے کر مشرقی یورپ اور شمالی افریقہ کے آخری سرے تک پھیلے ہوئے اسلامی ممالک اور وسیع مسلم علاقوں کی جنگی نقطہ نگاہ سے غیر معمولی اہمیت کو واضح کیا۔ اور بتایا کہ ان حالات میں مغرب اس بات پر مجبور ہو چکا ہے کہ وہ ان ممالک میں بسنے والے ۴۰ یا ۵۰ کروڑ مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کرے۔ اس ضمن میں اس کیلئے اپنے صدیوں پرانے تعصب کو خیرباد کہہ کر اسلام کا بھی گہری نظر سے مطالعہ کرنا ناگزیر ہے۔ انہیں رفتہ رفتہ یہ احساس ہوتا جا رہا ہے کہ اسلام ایک زبردست سوشل طاقت اپنے اندر رکھتا ہے وہ محض چند عقائد پر ہی مشتمل نہیں ہے۔ بلکہ تمام دنیوی نظاموں کے بالمقابل ایک مخصوص

نظریۂ حیات کا حامل ہے اور زندگی کے ہر شعبہ کو ایک اُسی نہج پر استوار کر کے اسے آگے بڑھانے کا علمبردار ہے اس لحاظ سے اسے کمیونزم کے خطرہ کے بالمقابل ایک مثبت جواب کی حیثیت حاصل ہے اور وہ اس کے مقابلے میں ایک مضبوط فرنٹ کا کام دے سکتا ہے۔

آپ نے مزید بتایا کہ کس طرح اس صورتِ حال کے پیدا ہونے سے قبل ہی اللہ تعالیٰ نے اسلام کا پیغام ان تک پہنچانے کا انتظام فرما دیا اور نہ صرف یورپ کے اہم شہروں میں بلکہ امریکہ کے وسیع و عریض علاقوں میں بھی تبلیغِ اسلام کے مضبوط مراکز کے قیام کی راہ ہموار کر دی آپ نے فرمایا ایک طرف عالمی حالات کے تقاضوں اور دوسری طرف اسلام کی تبلیغی مساعی کے اثرات دونوں نے مل کر اہلِ مغرب کو اسلام کے خلاف صدیوں پرانے تعصبات اور اسے عمداً بدنام کرنے کی قدیمی روش کو خیر باد کہنے کی طرف مائل کر دیا ہے چنانچہ اب وہاں اسلام کو سمجھنے اور اس کی خوبیوں کو اپنانے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے اور ایک خوش کن تبدیلی کے آثار دن بدن نمایاں ہوتے جا رہے ہیں۔

اس امر کے ثبوت میں کہ وہاں اسلام میں لوگوں کی دلچسپی بڑھتی جا رہی ہے اور وہ براہِ راست اس کا مطالعہ کرنے کی طرف متوجہ ہوتے جا رہے ہیں۔ آپ نے امریکہ کے بعض نامور اہلِ علم حضرات کے مضامین اور اسلام کے متعلق شائع ہونے والی بعض حالیہ کتابوں کا ذکر کیا جن میں نہ صرف اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ آج تک مغرب میں اسلام کے ساتھ سخت ناانصافی ہوتی رہی ہے بلکہ اسلام کی خوبیوں اس کے محاسن اور اس کی تعلیم کی برتری کا بھی واضح الفاظ میں ذکر موجود ہے۔

اس ضمن میں آپ نے ڈاکٹر کال ورلی اور جیمز مچنر کے مضامین نیز ڈاکٹر کریگ کی کتاب "دی کال آف دی منارٹ" الفریڈ ولشن سمتھ کی کتاب "اسلام ان ماڈرن ورلڈ" ڈاکٹر کینٹول سمتھ کی کتاب "اسلام ان ماڈرن ہسٹری"۔ ڈاکٹر پیری کی کتاب "گاسپلز اینڈ ڈسپیوٹ" اور اطالوی مستشرق خاتون واگ لیری کی کتاب "این انٹرپریٹیشن آف اسلام" کا ذکر کیا اور ان کے مندرجات پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ کس طرح یہ سب کتابیں اہلِ مغرب کے رویہ میں ایک خوشکن تبدیلی پر دلالت کرتی ہیں۔ پھر آپ نے بتایا کہ اس تبدیلی کا اثر صرف نامور اخبارات میں شائع ہونے والے مضامین یا خاص اسلام سے متعلق شائع ہونے والی کتابوں تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ امریکہ میں بعض ایسے ادارے اور تنظیمیں بھی معرض وجود میں آ چکی ہیں کہ جن کا مقصد اسلام اور مغرب کے درمیان مفاہمت کرانا ہے اس کے ثبوت میں آپ نے "مڈل ایسٹ انسٹیٹیوٹ" "امریکن فرینڈز آف دی مڈل ایسٹ" "انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک سٹڈیز" اور پرنسٹن اور ہارورڈ کی یونیورسٹیوں میں اسلامی تاریخ اور علوم کے علیحدہ شعبوں کے قیام اور اسلام کے متعلق خصوصی ریسرچ کے انتظام کا ذکر کیا اور بتایا کہ یہ سب چیزیں اسلام کے حق میں ایک خوشگوار تبدیلی کی آئینہ دار ہیں۔

امریکہ میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت

دورانِ تقریر میں آپ نے جماعت احمدیہ کی ان اسلامی خدمات کا بھی ذکر کیا جو وہ امریکہ میں اسلام پھیلانے کے سلسلے میں سالہا سال سے پوری مستعدی اور مداومت کے ساتھ بجا لا رہی ہے آپ نے بتایا وہاں پندرہ بڑے بڑے شہروں میں باقاعدہ تبلیغی مشن قائم ہیں۔ چار مقامات پر مساجد کی تعمیر عمل میں آ چکی ہے اور اسلام پر چھوٹی اور بڑی چالیس کے قریب کتابیں چھاپ کر انہیں امریکہ میں پھیلایا جا چکا ہے علاوہ ازیں دنیا کی مختلف زبانوں میں جماعت کی طرف سے قرآن مجید کے جو تراجم شائع کئے گئے ہیں امریکہ کی سینکڑوں لائبریریوں میں ان کے نسخے رکھوا دئیے گئے ہیں تاکہ لوگوں کو اسلامی علوم کا مطالعہ کرنے میں آسانی رہے اور اسلامی کتب کا براہ راست مطالعہ کر کے وہ اس کے محاسن سے آگاہ ہو سکیں اسی طرح وہاں جماعت کی طرف سے "مسلم سن رائز" کے نام سے ایک مجلہ بھی سالہا سال سے پوری باقاعدگی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے جو امریکہ کا واحد اسلامی مجلہ ہے۔ اس میں اسلام کی حقانیت پر قابلِ قدر مضامین شائع کئے جاتے ہیں تاکہ وہاں کے لوگوں میں اسلام کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں وہ دور ہوں اور اسلام کے ساتھ دلچسپی میں مزید اضافہ ہو۔

مسلمانوں کا اہم فرض

جماعت کی شاندار تبلیغی مساعی اور ان کے خوشکن اثرات پر روشنی ڈالنے کے بعد آپ نے کہا یہ صورتِ حال اس امر پر گواہ ہے کہ اسلام اور مغرب میں مفاہمت کے خوشگوار آثار برابر ظاہر ہو رہے ہیں ان حالات میں جبکہ زمانے کی کروٹ کے ساتھ ساتھ سالہا سال کی تبلیغی مساعی کے نتیجے میں وہاں ایک روحانی انقلاب کی بنیاد پڑ چکی ہے روئے زمین کے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ متحد طور پر اسلام اور مغرب میں مفاہمت کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کریں تا وہ انقلاب جس کے ابھی ابتدائی آثار ہی ظاہر ہوئے ہیں پورے جلوہ کے ساتھ ظاہر ہو جائے۔ اور دنیا اسلام کو اپنانے اور اس پر عمل پیرا ہو سکنے کے نتیجہ میں مستقل اور پائیدار امن سے ہمکنار ہو سکے اگر یہ مفاہمت اپنی تکمیل کو پہنچ جائے تو اہلِ مغرب اور مسلمانوں کی کوششوں سے دنیا میں اتحاد و یگانگت کی ایسی خوشکن فضا پیدا ہو سکتی ہے جسے پیدا کر دکھانا کسی مادی نظریۂ حیات کے بس میں نہیں ہے۔ آپ نے مزید فرمایا بالخصوص پاکستان کے مسلمانوں پر اس مفاہمت کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں ایک خاص فرض عاید ہوتا ہے اور وہ اس لئے کہ اس طرح وہ امریکہ کو اسلام کی روحانی اقدار سے مالا مال کر کے اس مادی امداد کا بہت بڑھ چڑھ کر بدلہ اتار سکتے ہیں جو دیگر پسماندہ ممالک کی طرح انہیں بھی امریکہ کی طرف سے مل رہی ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ان کے سامنے اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کیا جائے تاکہ اہلِ مغرب یہ باور کر سکیں کہ اسلام فی الحقیقت ایک قابلِ عمل مذہب ہے اور اس پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنی موجودہ مشکلات سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

آپ کی اس پُر اثر تقریر کے بعد مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ نے مبلغین اسلام اور جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا جس کے بعد یہ استقبالیہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی اجتماع

مورخہ ۲۸ نومبر بروز جمعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اجتماع میں ربوہ اور بیرونجات کی آٹھ صد بچیوں نے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ دینی اور جنرل معلومات کے تحریری اور زبانی امتحانات لئے گئے۔ تلاوت قرآن مجید۔ تقاریر اور نظموں کے دلچسپ مقابلے ہوئے۔ کھیلوں کا پروگرام بھی تھا۔

آخر میں بچیوں میں انعامات تقسیم کئے گئے اور حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بچیوں سے خطاب فرمایا اور انہیں نہایت قیمتی اور زریں نصائح فرمائیں۔ مفصل رپورٹ آئندہ دی جائے گی۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

عہدہ داران تحریک جدید

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعلان کے پیش نظر اکثر جماعتیں اپنے اپنے وعدہ جات بذریعہ رفقاء بھجوا رہی ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن ایک معتدبہ حصہ ایسا بھی ہے جس کی طرف سے مرکز میں ابھی تک کوئی اطلاع نہیں آئی۔ گو کارکن موجود ہیں اور ممکن ہے کوشش بھی کر رہے ہوں۔ لیکن اس کے باوجود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انفرادی ذمہ داری کو کم نہیں کیا۔ فرمایا:

"خدا تعالیٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا کہ تمہارا پریذیڈنٹ کیا تھا۔ بلکہ وہ افراد سے پوچھے گا کہ تم کیسے تھے۔ اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سست ہو گا اور اس کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا بلکہ وہ کہے گا کہ تم میں سے ہر شخص سیکرٹری اور پریذیڈنٹ تھا اور تمہارا فرض تھا کہ جب کوئی پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سستی میں مبتلا تھا تو خود اس کی جگہ کام کرتے...... کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہئیے کہ اس نے تحریک جدید میں حصہ لے لیا ہے بلکہ اسے اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہئیے جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصہ نہ لے لیں۔"

(خطبہ جمعہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء)

مہربانی فرما کر وعدہ جات جلد از جلد بھجوائیے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

مکرم حکیم نظام جان صاحب گوجرانوالہ تقریباً ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں (مینیجر الفضل ربوہ)

ولادت :۔ اللہ تعالیٰ نے میرے چھوٹے بھائی محمد اشرف صاحب شاکر کو ایک اور لڑکی عطا کی ہے برادرم کے ہاں لڑکا کوئی نہیں ہے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں اولاد نرینہ سے سرفراز کرے۔ آمین۔

نیز میرے چھوٹے بچے کو بخار ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفا عطا کرے۔ آمین

(حکیم محمد افضل فاروقی۔ اوچ شریف۔ ضلع بہاولپور)

سیرۃ صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

از مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی (۳)

آپ رات کو کثرت کے ساتھ نمازیں پڑھتے اور دعائیں کرتے تھے۔ روزے بھی کثرت سے رکھتے۔ آپ قرآن کریم کی تلاوت اتنی رقت سے کرتے۔ اور تلاوت کے دوران آپ کے بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے۔ دوسروں پر بھی اس کا خاص اثر ہوتا۔ جب اہل مکہ کی تکلیف سے تنگ آکر آپ حبشہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کر گئے۔ مکہ سے باہر نکلے تو مکہ کا ایک رئیس ابن دغنہ آپ کو واپس لے آیا۔ اور کہا آپ یہیں مکہ میں رہیں اور یہیں اپنے خدا کی عبادت کریں۔ اور اس کے ساتھ ہی آپ کو اپنی پناہ پیش کی۔ چنانچہ آپ واپس تشریف لے آئے کچھ عرصہ کے بعد کفار نے ابن دغنہ سے شکایت کی۔ کہ یہ دن رات عبادت کرتے ہیں اور بڑی رقت سے قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور اس سے ہمارے بیوی بچے بڑے متاثر ہوتے ہیں۔ ہمیں خوف ہے کہ وہ کہیں اپنا آبائی دین ترک کرکے اسلام میں داخل نہ ہو جائیں ابن دغنہ نے آپ سے کہا۔ تو آپ نے فرمایا مجھے تمہاری پناہ کی ضرورت نہیں۔ مجھے خدا اور اس کے رسول کی پناہ کافی ہے۔ میں اسی طرح عبادت کیا کروں گا۔ اور قرآن پاک کی تلاوت کیا کرونگا۔

آپ کا اصل ذریعہ معاش تجارت تھا۔ خلیفہ ہو جانے کے بعد تجارت کے لئے فرصت نہ رہی اس لئے باہمی مشورہ کے نتیجہ میں اڑھائی ہزار درہم سالانہ (جو قریباً آٹھ صد کے برابر ہوتا ہے) آپ کا گذارہ مقرر کیا گیا۔ اس رقم میں آپ بڑی کفایت سے گذارہ فرمایا کرتے ایک دفعہ آپ کی اہلیہ نے روزمرہ کی ضروریات میں کفایت کرکے کسی ہنگامی ضرورت کے لئے کچھ روپیہ پس انداز کیا۔ آپ کو علم ہوا تو ان کی کفایت شعاری پر خوش ہوئے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس قدر رقم گذارہ سے کم دی اور فرمایا جب اس قدر رقم میں گذارہ ہو سکتا ہے تو زیادہ رقم کی کیا ضرورت ہے۔ وفات کے وقت آپ نے اپنی کچھ جائداد بیچ کر ورثاء کو بیت المال کی یہ رقم (جو آپ کو بطور گذارہ دی گئی تھی) واپس کرنے کا ارشاد فرمایا۔ سادگی کا یہ عالم تھا کہ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو آپ کے مستعمل کپڑوں میں ہی دفنایا گیا۔

آپ فطرتاً بڑے خلیق واقع ہوئے تھے ایام جاہلیت میں بھی آپ نہایت پارسا نیک رحم دل اور راست باز تھے۔ کبھی شراب استعمال نہیں کی تھی اور نہ ہی بت پرستی کے قریب گئے تھے۔ آپ بڑے مہمان نواز تھے قرابت داروں اور عزیزوں کا خاص خیال رکھتے۔ اور ان کی اپنی جیب سے پرورش فرمایا کرتے۔ مسطح بن اثاثہ جو آپ کا خالہ زاد بھائی تھا۔ اس کی پرورش کا سامان آپ اپنی جیب سے ہی فرماتے۔ واقعہ افک میں یہ شخص بھی شامل تھا۔ حضرت ابوبکر کو علم ہوا تو آپ نے اس کا روزینہ بند کر دینے کا ارادہ فرمایا۔ لیکن آیت قرآنیہ ولا یاتل اولوا الفضل والسعۃ الخ کے نزول پر اس ارادہ کو فسخ کر دیا۔ اور اس کی پرورش کو جاری رکھا۔ اس شخص نے آپ کی چہیتی لڑکی پر الزام لگایا تھا اور ایسے شخص سے ہر کوئی نفرت کرتا ہے۔ بلکہ عام لوگ تو ایسے شخص کو قتل کرکے ہی دم لیتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم کی ایک آیت سننے پر آپ اپنے تمام جذبات کو بھول جاتے ہیں اور اپنے دل کے زخموں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ جن سے اس وقت بھی ٹیسیں اٹھ رہی تھیں اور ارشادِ خداوندی پر اس کی پرورش کو جاری رکھتے ہیں خدا تعالیٰ کی خاطر اپنے جذبات کی قربانی کا یہ عدیم المثال نمونہ ہے جو آپ نے پیش کیا۔

آپ صحابہ میں سب سے بڑے عالم تھے مذہبی مسائل میں مشکل در پیش آنے پر صحابہ آپ کی طرف ہی رجوع کرتے اور آپ کی رائے پر عمل کرتے۔ آپ بڑی فصیح و بلیغ کلام فرمایا کرتے تھے۔ علم تعبیر اور علم انساب میں بڑے ماہر تھے۔ قرآن کریم کو نہایت احتیاط سے کتاب کی شکل میں جمع کرنا۔ آپ کا عظیم علمی کارنامہ ہے۔

آپ سخاوت میں بھی بہت ممتاز تھے۔ آپ کے احسانات کا سلسلہ مسلم و غیر مسلم کے لئے عام تھا۔ کفار مکہ میں سے اکثر آپ کے زیر احسان تھے۔ اس لئے وہ آپ کی بڑی عزت کرتے تھے اور جب آپ کسی مظلوم مسلمان کی مدد کے لئے جاتے اور انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرتے۔ تو وہ اپنی گردنیں نیچی کر لیتے۔ خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں کبھی بخل نہ کیا۔ خود فقیرانہ گذارہ کیا لیکن غریب بھائی کی مدد سے ہاتھ پیچھے نہیں کھینچا۔ اکثر محلہ والوں کے کام اپنے ہاتھ سے کر دیتے۔ بیماروں کی تیمارداری کرتے اور کمزوروں کی اپنے ہاتھ سے مدد فرماتے۔

اللہ تعالےٰ کسی کو اسکے اعمال کی جزا دیئے بغیر نہیں چھوڑتا۔ آخرت میں تو اللہ تعالےٰ یقیناً حضرت ابوبکرؓ کو اپنے انعامات سے نوازے گا۔ مگر اس نے اس دنیا میں بھی لاتعداد نعمتوں سے آپ کو مالا مال کیا۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو اس دنیا میں اپنی معیت کا وعدہ دیا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا رفیق بنایا۔ قرآن کریم میں آپ کے ذکر کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا قرب رسول سے نہ صرف زندگی بھر آپ کو متمتع کیا بلکہ موت کے بعد بھی آپ کو اسکے ساتھ ہی رکھا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں ہی آپ کو جنت کی بشارت دی اور فرمایا۔ جنت میں داخل ہونے والوں کی تمام کی تمام خصائل آپ میں پائی جاتی ہیں۔ اور قیامت کے دن خدا تعالےٰ اپنے بندوں پر عام تجلی فرمائے گا۔ اور حضرت ابوبکرؓ پر خاص تجلی فرمائے گا۔ نیز فرمایا کہ ابوبکرؓ نہ صرف اس دنیا میں ہی میرے رفیق بنے۔ بلکہ حوض پر بھی میرے رفیق ہوں گے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الموت میں آپ کو امام الصلوٰۃ مقرر کرکے اس طرف اشارہ کر دیا تھا کہ آپ ہی آنحضرتؐ کے پہلے جانشین ہونگے حضرت ابوبکرؓ کے مکان کے دروازہ کے سوا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں کھلنے والے تمام دروازے بند کروا دئے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کے ذکر کو بلند کیا۔ اس دنیا میں آپ کو تسلی و اطمینان دلایا۔ اپنی رضا مندی سے باخبر کیا۔ اور اپنی رحمت و فضل سے آپ کی ہر موقعہ پر مدد فرمائی۔ ان خصوصیات میں بھلا آپکا کوئی نظیر ہو سکتا ہے۔

آپ کا مشرب توکل علی اللہ تھا۔ اور آپ اسباب مادیہ کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتے تھے۔ اور تمام عادات و خصائل اور اطوار میں آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ظل تھے۔ اور آپ کی آنحضرت کے ساتھ ازلی مناسبت تھی۔ اسی لئے آپ نے تھوڑے عرصہ میں وہ کچھ پا لیا۔ جو دوسروں نے مدت دراز میں نہ پایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

اللہ تعالےٰ حضرت ابوبکرؓ صدیق پر رحم کرے آپ نے اسلام کو دوبارہ زندہ کیا۔ مرتدوں کو قتل کیا اور اپنی نیکی کی وجہ قیامت تک دوسروں پر فوقیت لے گئے آپ خدا تعالےٰ کے سامنے سخت گریہ وزاری کرنیوالے تھے آپ نے تبتل الی اللہ اختیار کر لیا تھا تضرع اور دعا۔ خدا تعالیٰ کے سامنے اپنے آپ کو ڈال دینا اس کے سامنے گریہ وزاری کرنا اسکے در پر جھکے رہنا اور اسکو مضبوطی سے پکڑے رکھنا آپ کی عادت مستمرہ بن چکا تھا مسجد میں آپ کثرت سے دعا کرتے اور تلاوت قرآن میں آپ پر رقت طاری ہو جاتی تھی بیشک آپ اسلام اور خدا تعالےٰ کے رسولوں کے فخر ہیں۔

پھر فرماتے ہیں :۔

آپ اپنی اکثر خصائل و صفات اور عادات و اطوار میں انبیاء کے مشابہ تھے جس شخص نے آپ سے عداوت رکھی گویا اس نے اپنے اور خدا تعالےٰ کے درمیان جو دروازہ ہے اسے بند کر دیا۔ اور یہ دروازہ سید الصدیقین کی طرف رجوع کے بغیر کبھی نہیں کھل سکتا۔

قابلِ توجہ

بعض دوست بلا وجہ اور بلا اطلاع مرکز میں رہائش کی غرض سے آجاتے ہیں۔ بیکار ہونے کی غرض سے خود بھی تکلیف اٹھاتے اور دوسروں کو پریشان کرتے ہیں۔ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ ربوہ میں ابھی کوئی کارخانہ وغیرہ نہیں۔ جہاں ایسے لوگوں کو روزگار مل سکے۔ اس کے علاوہ مکانوں کی بھی سخت قلت ہے۔ لہذا عہدہ داران جماعت خاص طور پر اس کا خیال رکھیں کہ کوئی دوست بلا اطلاع رہائش کی غرض سے ربوہ میں تشریف نہ لایا کریں۔

(ناظر امور عامہ)

مسجد محمود کیلئے دریوں کی ضرورت

(از محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے محلہ دارالصدر جنوبی میں جہاں تحریک جدید کے دفاتر اور کارکنان تحریک جدید کے رہائشی کوارٹرز ہیں ایک خوبصورت اور صاف ستھری مسجد تعمیر کی گئی ہے جس کا نام سیدنا حضرت امیر المؤمنین اطال اللہ بقاءہٗ و اطلع شموس طالعہ کے اسم گرامی پر "مسجد محمود" رکھا گیا ہے۔ اس معیاری مسجد تعمیر کرنے کا سہرا مکرم ملک صاحب خانصاحب ڈپٹی کمشنر ریٹائرڈ و رئیس سرگودھا کے سر ہے۔ جنہوں نے اس کے لئے ایک گرانقدر عطیہ دیا۔ ابھی تک اس مسجد میں دریاں نہیں ڈالی جا سکیں۔ سجدہ گاہوں کی صفائی اور اسے آرام دہ بنانے کے لئے ان کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی ہے۔ اخراجات کا اندازہ ۷۰۰ روپے ہے۔ احباب کی خدمت میں تحریک کی جاتی ہے کہ وہ اس کارِ خیر میں شرکت فرمائیں۔ رقوم افسر امانات تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ کے نام

"مد امانت مسجد محمود" میں جمع کرنے کے لئے بھجوائیں۔

گمشدہ رسید بک

ایک عدد رسید بک صدر انجمن احمدیہ نمبر ۹۰۰۶ شرقپور ضلع شیخوپورہ لاری میں بس میں گم ہو گئی ہے۔ رسید بک نمبر ۲۷ تک مستعملہ ہے۔ لہٰذا احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کوئی دوست اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ نہ دیں اور اگر کسی دوست کو علم ہو تو نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

زعماء، زعماء اعلیٰ انصار اللہ توجہ فرمائیں

شوریٰ انصار اللہ کے فیصلہ کی تعمیل میں مجلس انصار اللہ کے دستور اساسی پر نظرِ ثانی کے لئے صدر محترم نے ایک کمیٹی مقرر فرمائی ہے۔ زعماء۔ زعمائے اعلیٰ انصار اللہ سے گذارش ہے کہ دستور اساسی میں مناسب ترمیم و اضافہ کی تجاویز لیں مقامی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد مرکز کو ۱۵ دسمبر ۱۹۵۹ء سے قبل بھجوا دیں تا کہ کمیٹی ان پر غور کر سکے۔ بعد میں موصول ہونے والی تجاویز پر غور نہ ہو سکے گا۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

(۱) میرے چھوٹے ماموں سید عبدالرحیم شاہ صاحب پسر سید عزیز الرحمٰن شاہ صاحب مرحوم بریلوی جو سید عبدالرحمٰن صاحب آف امریکہ کے چھوٹے بھائی تھے اور قاضی محمد عبداللہ صاحب بھٹی سابق ناظر ضیافت کے سالے تھے اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے راولپنڈی میں جمعہ کے بعد وفات پا گئے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی نعش ربوہ لائی گئی۔ ہفتہ کی صبح کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی اور کندھا بھی دیا۔ صحابہ کرام اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو داخل جنت فرمائے اور اپنا قرب بخشے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(عبداللطیف خان۔ ربوہ)

(۲) خاکسار کی بھاوجہ شاہ بیگم اہلیہ برادرم محمد شفیع صاحب محافظ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ مورخہ ۲۲ نومبر کو ضلع میرپور آزاد کشمیر میں ایک لمبا عرصہ کی بیماری کے بعد وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وہاں جماعت چند افراد پر مشتمل ہے اس وجہ سے جنازہ میں بہت تھوڑے دوست تھے احباب جماعت سے ان کے جنازہ غائب پڑھنے اور مغفرت کے لئے دعا کرنے کی درخواست ہے۔ مرحومہ کے دو چھوٹے بچے ہیں ان کی درازیٔ عمر کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

(محمد یعقوب کارکن وکالت تبشیر ربوہ)

(۳) میری بھتیجی صادقہ راشدہ بنت شیخ محمد علی صاحب ۲۶/۱۱/۵۹ کو وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ سلطان علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔ چنیوٹ)

فہرست قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

دستور اساسی خدام الاحمدیہ کے مطابق ہر مجلس میں ہر سال قائد کا انتخاب ہونا ضروری ہے چنانچہ اس سال بھی اس غرض کے لئے یکم سے ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۹ء تک کی تاریخیں مقرر کی گئی تھیں اور دفتر مرکزیہ سے اعلانات کے علاوہ ستمبر ۱۹۵۹ء کے وسط میں ایک فارم بھی بھجوایا گیا تھا۔ لیکن اس وقت تک صرف ۱۱۵ قائدین کے انتخابات کی رپورٹ موصول ہوئی ہے جن کی منظوری بھجوائی جا چکی ہے۔ چند ایک مقامات کے انتخاب نامکمل رپورٹ ہونے کی وجہ سے اس میں شامل نہیں کئے جا سکے۔ انہیں اس بارہ میں اطلاع بھجوائی جا چکی ہے۔

لیکن یہ تعداد بہت کم ہے۔ نیا انتخاب بھی بیداری کا موجب ہوتا ہے۔ ہماری تنظیم میں انتخاب عہدیداران کو بڑی اہمیت حاصل ہے بقیہ مجالس کو جلد از جلد اپنے انتخابات مکمل کر کے قواعد کے مطابق بھجوانے چاہئیں۔

جن مجالس کے قائدین کی منظوری بھجوائی جا چکی ہے۔ ان کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

نام مجلس	نام قائد
پشاور	محمد افضل صاحب
مردان	شیخ مشتاق احمد صاحب
رسالپور کینٹ	ملک عبدالرشید صاحب
کیمبل پور	حافظ عطاء الحق صاحب
میانوالی شہر	ملک فضل الرحمٰن صاحب سعید
راولپنڈی	مبارک احمد صاحب ایم۔ ایس سی
مری	شبیر احمد صاحب
گوجرخان ضلع راولپنڈی	شیخ محمد امین صاحب
جہلم	ماسٹر عبدالحکیم صاحب ایم۔ اے۔ بی ٹی
سعد اللہ پور ضلع گجرات	محمد ارشاد خانصاحب
شاہدیوال خورد	چوہدری محمد اکرم صاحب
بھیرہ ضلع سرگودھا	شیخ محمد احسن صاحب
چک نمبر ۳۳ ملکے والا	چوہدری نذیر احمد صاحب
چک ۸۷ شیخ ...	حاتم علی صاحب
تخت ہزارہ	شیخ عنایت اللہ صاحب
گھوگھیاٹ (میانی)	فتح ر[illegible] احمد صاحب
چک نمبر ۹۸ شمالی	چوہدری اقبال احمد صاحب بھٹی
چک نمبر ۱۱۶ جنوبی	سید اقبال حسین شاہ صاحب
ادرحمہ	چوہدری غوث محمد صاحب
دودہ	ریاض احمد صاحب
چک نمبر ۱۶۸ امنگا	میر رفیع احمد صاحب
جوہرآباد	قریشی سمیع اللہ صاحب
چک نمبر ۵۲ شمالی	ملک ظفر خانصاحب
بھلکہ	ملک ظفر احمد صاحب
ضلع لاہور	
لاہور چھاؤنی	طاہر احمد صاحب
گنج مغلپورہ	محمد اسحٰق صاحب نشاد
قصور	ملک خلیل الرحمٰن صاحب
پتوکی	محمد اکرم صاحب ورک
کھارا	سردار غلام احمد مصطفیٰ صاحب
کھلیر	چوہدری نور احمد صاحب
ضلع سیالکوٹ	
سیالکوٹ شہر	محمد احمد صاحب قمر
ڈسکہ	میاں بشیر احمد صاحب صراف
پسرور	بشیر احمد صاحب طاہر
سلیم پور	چوہدری بشیر احمد صاحب
لدھر کرم سنگھ	چوہدری برکت علی صاحب
چوہڑ منڈہ	چوہدری مختار احمد صاحب
ڈھپئی	چوہدری غلام نبی صاحب
ضلع گوجرانوالہ	
گوجرانوالہ	چوہدری محمد شریف صاحب
حافظ آباد	مستری عبدالرحمٰن صاحب
وزیرآباد	غلام احمد صاحب
گوجرانوالہ رکاں	چوہدری انور محمد صاحب
چک نمبر ۱۸ بھوڑو	محمد صادق صاحب
سانگلہ ہل (شیخوپورہ)	سمیع اللہ صاحب
ضلع جھنگ	
جھنگ شہر	حکیم محمد زاہد صاحب
جھنگ صدر	میاں محمود احمد صاحب بشیر
چنیوٹ	سید سعید احمد صاحب
ربوہ	مرزا طاہر احمد صاحب
احمد نگر	ناصر احمد صاحب ظفر
چینوٹی	قریشی ملک شبیر صاحب
ضلع لائلپور	
لائلپور شہر	مولوی عبداللطیف صاحب
چک نمبر ۱۲۱ ج ب گوکھووال	چوہدری خلیل احمد صاحب حسن
گوجرہ	مرزا غلام مصطفیٰ صاحب
چک نمبر ۳۳۳ دھیر کے	چوہدری اعظم علی صاحب
جڑانوالہ	عبدالرحیم صاحب نذیر
چک نمبر ۸۴ ج ب سرشمیر روڈ	چوہدری محمد رشید صاحب
چک ۳۱۲ ج ب کھتوو والی	محمد اقبال صاحب
چک ۲۸۷ ج ب	چوہدری عبدالغفور صاحب
ننکانہ صاحب شہر	چوہدری رفیق احمد صاحب جمیل
چک ۶ ب ۱۱-ل	نصراللہ خانصاحب
صدر گوکھووال	میاں غلام محمد صاحب
پاکپتن	عبدالعزیز صاحب مہاجر
چک ۹۹ ب ۶-R	محمد اسحٰق صاحب
چک ۱۴۷ ب ۹-L	قاضی نصیر احمد صاحب
چیچہ وطنی	بشیر احمد صاحب

نام مجلس — نام نائندہ

چک نمبر ۹۰/۱۲-ل - چوہدری فضل احمد صاحب
" ۹۳/۱۲-ل " نیاز احمد صاحب
" ۱۷/۱۴-ل " عبداللطیف صاحب۔
خانیوال - شیخ عبدالغفور صاحب۔
چک نمبر ۹۱-A/۱۰-R - محمد اشفاق صاحب
" ۴۳-۵/E-B - چوہدری سلطان احمد صاحب
جلہ دراثیاں - " محمد حسین صاحب
چاہ جیون سنگھ - " منظور احمد صاحب
ڈہاڑی مولوی حکیم الدین صاحب
بنگلہ گوجرانوالہ - منشی غلام نادر صاحب
چک ۱۷/۱۰-R غلام حسن صاحب
چک ۹۱/E-B غلام رسول صاحب
علی پور گھلواں - چوہدری عبداللطیف صاحب
موضع جھول طالب حسین صاحب خادم
چک ۶۵/P حافظ غلام محمد صاحب
کنڈی مولوی عبدالمجید صاحب
رتہ پرڑی - شیخ عبدالماجد صاحب ایم۔ ایس سی
انور آباد علی انور صاحب
نواب شاہ - رفاقت اللہ صاحب
باندھی - سید علی اکبر شاہ صاحب۔
رحیم آباد مولوی محمد شریف صاحب
قمر آباد ڈاکٹر خفیر محمد صاحب۔
مورو بشیر احمد صاحب
چک نمبر ۱۲ دوہ فرزند علی صاحب
گوٹھ بابا (دوڑ) بشیر احمد صاحب
حیدر آباد - سید حضرت اللہ صاحب پاشا
فوان کوٹ احمدیاں - سلطان احمد صاحب
بشیر آباد - ماسٹر محمد صدیق صاحب
سینچر چاچینگ منور احمد صاحب
سانگھڑ - پیر اسحاق شاہ صاحب
میرپور خاص - چوہدری محمد اسلم صاحب
چک نمبر ۲ الف کاچیلو۔ اعجاز احمد صاحب ایاز
فورٹ عباس اسٹیٹ - محمد اسحق صاحب
محمد آباد اسٹیٹ - چوہدری صلاح الدین صاحب
کریم نگر " " محمد صادق صاحب
محمود آباد " ماسٹر نذیر احمد صاحب
کنری - سید سعید احمد صاحب
ناصر آباد اسٹیٹ - چوہدری محمد رفیق صاحب
کراچی - مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب
ڈرگ روڈ - مرزا نذیر احمد صاحب۔
میرپور A/K - قاضی محمد برکت اللہ صاحب
ایم۔ اے
کوٹلی " غازی محمد عمر صاحب
آبنہ کرم پورہ صلاح الدین صاحب
چک ۹۹ مربع ماسٹر عبدالرحمن صاحب
بھڈال - چوہدری بشیر احمد صاحب۔
بھکھر - " مشتاق احمد صاحب ظہیر
سکو - شیخ منیر الدین احمد صاحب
لودھراں - مولوی نصیر الدین صاحب
چاٹگانگ - لقیت اللہ صاحب
چک ۲۶۹ / کانہ ڈنڈ } چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب
ننکانہ صاحب۔ صوفی مرزا چاند بیگ صاحب

ولادت

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۲۱/۱۱/۵۹ کو میرے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ نومولود ملک عبدالجبار صاحب زعیم انصار اللہ سکنہ ٹوپی کا نواسہ ہے۔ نام عارف احمد رکھا گیا ہے۔ صحابہ کرام اور احباب نومولود کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(سیٹلمنٹ نشیر اسسٹنٹ خیر الظفر لنڈی کوتل)

شکریہ احباب و درخواست دعا

میرے عزیز بھائی عزیزم حفیظ الرحمن مرحوم کی اچانک اور ناگہانی وفات پر بہت سے بزرگوں اور دوست احباب کی طرف سے متعدد تعزیت نامے بذریعہ تار و خطوط ملے ہیں اور ابھی تک مل رہے ہیں۔ لیکن چونکہ میں اپنے دوسرے بھائی عزیزم لطف الرحمن ناز اور اپنی اہلیہ کی بیماری کی وجہ سے کافی پریشان ہوں اس لئے فی الحال ان سب بزرگوں اور دوست احباب کو انفرادی طور پر شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ لہذا بذریعہ الفضل ان تمام حضرات کی ہمدردی اور تعزیت کا افراد خانہ کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

بزرگ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس صدمہ پر مجھے اور میری والدہ اور دیگر بہن بھائیوں کو بھی صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا پر خوش رہنے کی طاقت اور توفیق دے۔ آمین۔

(سید محمد داؤد دی پاکستان ہرٹ بیم لمیٹڈ۔ سوئی فیلڈ۔ نزیلی ربوہ)

دعائے نعم البدل :- عزیزم چوہدری محمد اکرم صاحب موضع اور حمان ضلع سرگودھا کا اکلوتا بچہ کچھ دن بیمار رہ کر داغ مفارقت دے گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کے والدین کو صبر جمیل عطا کرے اور نعم البدل عطا فرمائے آمین۔

(محمد بخش ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۴۸۵ } میں رضیہ سلطانہ بنت بابو محمد بخش صاحب قوم جٹ (تلہ) پیشہ معلمی عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ستمبر ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے ۲ عدد طلائی کانٹے وزنی ۲½ تولہ ۲ عدد طلائی انگوٹھیاں ۱½ تولے ایک جوڑی طلائی۔ کلپ طلائی وزنی ۱ تولہ ایک جوڑی نقرئی پازیب ½ سیر نقد پچاس روپے۔ طلائی زیور کی قیمت ۴۷۵/- روپے نقرئی زیور کی قیمت ۴۵/- نقد ۵۰/- روپے کل میزان ۵۷۰/- روپے اس کے علاوہ میری ماہوار آمد چوراسی ۸۴ روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد و جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ جس کی ادائیگی میں انشاء اللہ تعالیٰ باقاعدہ کرتی رہوں گی۔ علاوہ ازیں اپنی زندگی میں میں جو بھی جائیداد پیدا کروں۔ اور جو جائیداد میری موت کے بعد میرے متروکہ کے طور پر ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الراقمہ :- رضیہ سلطانہ معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

گواہ شد : محمد بخش پینشنر محلہ دارالنصر ربوہ والد موصیہ ۲۶/۹/۵۹

گواہ شد :- حمید اللہ لیکچرار ریاضی تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ ۲۶/۹/۵۹

نمبر ۱۵۴۸۶ } میں پیر بخش ولد چوہدری امام الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۹۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۹ء ساکن منڈی ماموں کانجن ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۰/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری آمد سالانہ بذریعہ تجارت مبلغ ۴۰۰/- روپیہ تقریباً ہوتی ہے میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد کوئی اور جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد :- پیر بخش ولد چوہدری امام الدین نشان انگوٹھا

گواہ شد :- غلام رسول بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منڈی ماموں کانجن ضلع لائلپور ۱۴/۱۰/۵۹

گواہ شد :- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ۱۴/۱۰/۵۹

نمبر ۱۵۴۸۷ } میں سائرہ بی بی زوجہ چوہدری غلام رسول صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۳ء ساکن منڈی ماموں کانجن ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۰/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حق مہر مبلغ ۳۲/- روپیہ زیور طلائی ڈنڈیاں وزن ایک تولہ قیمت مبلغ ۱۳۰/- روپیہ کل میزان ۱۶۲/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الراقمہ :- سائرہ بی بی زوجہ چوہدری غلام رسول نشان انگوٹھا۔

گواہ شد :- غلام رسول بقلم خود خاوند موصیہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔

گواہ شد :- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ۱۴/۱۰/۵۹

درخواست دعا

میں گذشتہ ایک ماہ سے سر میں پھنسیوں کے نکل آنے کے باعث سخت بیمار ہوں۔ علاج معالجہ کے باوجود ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت سے مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (نورشید بن حسن خوشنویس ربوہ)

پاکستان اور بھارت ادائیگیوں کے معاہدہ پر متفق ہو گئے

بینکنگ وغیرہ کی سہولتوں پر غور و خوض مکمل کر لیا گیا

کراچی ۳ر دسمبر۔ بھارتی تجارتی وفد کے قائد مسٹر کے ایم ایس کھنانی نے ایک بیان میں امید ظاہر کی ہے کہ پاکستان اور بھارت ادائیگیوں کے معاہدے پر آج دستخط کر دیں گے آپ نے کہا اصولی طور پر دونوں ملک اس معاہدے پر رضامند ہو چکے ہیں۔ اور اب اس کی تفصیلات تیار کی جا رہی ہیں۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ کل تک یہ معاہدہ آخری شکل اختیار کرے گا اور بھارتی وفد روانگی سے پیشتر اس پر دستخط کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

آپ نے کہا کہ سہ رکنی بھارتی وفد چار دسمبر کی صبح کو عازم دہلی ہونے والا ہے مسٹر کھنانی نے پاکستانی وفد بالخصوص مسٹر آئی اے خاں (وفد کے قائد) کے دوستانہ طرز عمل کو سراہا اور کہا کہ اسی تعاون کی بدولت معاہدے پر دستخط ہونے کا امکان پیدا ہوا ہے آپ نے کہا اگر دوستانہ سپرٹ سے کام لیا جائے تو زیر بحث مسئلہ زیادہ سے زیادہ ۲۴ گھنٹے میں حل ہو سکتا ہے اور اگر اس سپرٹ سے کام نہ لیا جائے تو ایسا مسئلہ ۲۴ سال میں بھی حل نہیں ہو سکتا۔

بعد میں مسٹر آئی اے خاں نے بھی اس اطلاع کی تصدیق کر دی کہ معاہدے پر آج دستخط ہونے کی توقع ہے۔ معاہدے کا مقصد یہ ہے کہ دونوں ملکوں میں جن اشیاء کا تبادلہ ہو گا ان کے لئے ادائیگی کا بندوبست کیا جائے۔ مسٹر خاں نے بھارتی وفد کے تعاون کی داد دی اور کہا کہ اسی تعاون کی وجہ سے اتنی جلدی معاہدہ ہوا ہے۔

اطلاع ملی ہے کہ اس معاہدے پر پاکستان کی طرف سے مسٹر آئی اے خاں اور بھارت کی طرف سے مسٹر کھنانی دستخط کریں گے۔

کل صبح مجوزہ معاہدے کے مالی پہلوؤں پر دونوں وفدوں نے پوری طرح تبادلہ خیالات کیا۔ مالی پہلوؤں پر غور کرنے کے لئے دونوں وفدوں کے مالی ماہروں نے اپنی سفارشات کانفرنس میں پیش کر دیں۔ مالی پہلوؤں پر غور کرتے وقت بینکوں کے انتظامات پر بھی تبادلہ خیالات کیا گیا تاکہ ادائیگی کے سلسلہ میں سہولتیں فراہم کی جاتی رہیں۔

امریکی طلبہ کی فرض شناسی

(بقیہ صفحہ اول)

ہوتے ہیں جو طلبہ کو کام مہیا کر کے دیتے ہیں تاکہ وہ پیدا کردہ آمد سے اپنے تعلیمی اخراجات پورا کر سکیں۔ دوران تقریر میں مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے متعدد ایسے دلچسپ واقعات سنائے جن سے ثابت ہوتا تھا کہ وہاں روٴسا کے بچے بھی اپنے تعلیمی اخراجات کو پورا کرنے کے لئے کس طرح معمولی نوکروں اور عام مزدوروں کی طرح کام کرتے ہیں اور اس کے باوجود اپنے تعلیمی مشاغل میں فرق نہیں آنے دیتے۔

دوران تقریر میں آپ نے وہاں کے بلند تعلیمی معیار۔ طریق امتحان اور طلبہ میں خود اعتمادی کا جذبہ پیدا کرنے اور ان کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کیلئے خاص اہتمام پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ کی دلچسپ اور پر از معلومات تقریر کے بعد خاصی دیر سوال و جواب کا سلسلہ بھی جاری رہا جو اور زیادہ مفید ثابت ہوا۔

— خرطوم ۳ دسمبر۔ کل صبح خرطوم میں پانچ فوجی افسروں کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔ انہیں ایک فوجی عدالت نے سزائے موت کا حکم سنایا تھا ان پر الزام یہ تھا کہ انہوں نے حالیہ ناکام بغاوت میں حصہ لیا تھا۔ جن لوگوں کو کل پھانسی دی گئی ہے ان میں ناکام بغاوت کے سرغنہ لفٹیننٹ کرنل علی حامد اور کیپٹن عبد المجید بھی شامل تھے۔

بین براعظمی میزائلوں کا بیڑا

واشنگٹن ۳ دسمبر امریکہ کے متعلق وزیر دفاع مسٹر میکرائے نے ایک بیان میں کہا کہ اس وقت امریکہ اور روس کے پاس دس دس بین براعظمی میزائل سے زیادہ نہیں ہوں گے۔ آپ نے کہا اس وقت ہو سکتا ہے اس سلسلے میں دونوں کی طاقت برابر ہو۔ لیکن اس امر کا خدشہ ہے کہ کہیں آئندہ برسوں میں اس میدان میں روس سبقت نہ لے جائے، یہ بھی ہو سکتا ہے امریکہ اسی خیال کے پیش نظر ۱۹۶۱ء اور ۱۹۶۳ء کے درمیان مستقل ہوائی بیڑا تیار کرے تاکہ روس اس پر سبقت نہ لے جا سکے

پشاور ڈسٹرکٹ میں ہسپتال کے لئے عطیہ

لاہور ۳ر دسمبر۔ مشرقی پاکستان کے کروڑ پتی مخیر رائے بہادر آر پی سہا نے اعلان کیا ہے کہ وہ ضلع پشاور میں مکمل ساز و سامان سے لیس ہسپتال قائم کرنے کے لئے پچاس لاکھ روپے تک خرچ کرنے کو تیار ہیں شرط صرف یہ ہے کہ حکومت ہسپتال چلانے کے اخراجات اٹھائے۔

درخواست دعا

لطف الرحمٰن ناز کارکن دفتر تعمیر کافی عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ بخار کا بار بار حملہ ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد السلام غلہ منڈی ربوہ)